نماز میں درود نہ پڑھنے سے نماز ہو جائے گی؟ حدیث پاک کی شرح

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Sar-9241

تاریخ اجراء: 15 رجب 1446ھ / 16 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود پاک پڑھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ایک شخص کا کہنا ہے کہ فرض ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور دلیل میں ایک حدیث بیان کرتا ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے نماز میں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا جو مجھ پر درود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ لہذا درود پڑھنا فرض ہے، بغیر پڑھے نماز نہیں ہو گی۔ درست رہنمائی بیان فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نماز کے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود پاک پڑھنا احناف کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے، فرض یا واجب نہیں۔ بلاعذر ایک بار چھوڑنا اساءت اور عادت بنالینا گناہ ہے۔ یہی مؤقف امام مالک، امام احمد بن حنبل اور جمہور فقہائے کرام کا ہے۔

سوال میں مذکور روایت سنن ابن ماجہ، التمہید لابن عبد البر، معرفۃ السنن والآثار، سنن دار قطنی، المستدرک للحاکم علی الصحیحین میں ذکر کی گئی ہے اور ان تمام کتب میں ایک ہی سند سے ذکر کی گئی ہے اور اس میں ایک راوی عبد المہیمن ہے اور محدثین کے نظر میں یہ ضعیف، متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے، لہذا یہ روایت ضعیف ہے اور ضعیف روایت سے احکام شرعیہ کا استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

نیز یہ کہ اگر یہ حدیث بالفرض صحیح بھی ہوتی، تو بھی اس میں کمالِ ثواب کی نفی ہے، نہ کہ اصلِ نماز کی (یعنی جو شخص نماز میں درود شریف نہیں پڑھے گا اس کی نماز کامل سنت کے مطابق ادا نہیں ہو گی)۔

نوٹ: مختار اور افضل یہ ہے کہ درود ابراہیمی پڑھا جائے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی پڑھنے کی تعلیم ارشاد فرمائی۔

جمہور کے نزدیک قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درودِ پاک پڑھنے کے سنت ہونے کے متعلق فتح القدیر، النہایہ، اللباب، مبسوط سرخسی، التجرید للقدوری، مراقی الفلاح، نور الایضاح، مجمع الانہر، ملتقی الابحر، الاختیار لتعلیل المختار، درر الحکام اور فتح باب العنایہ میں ہے: واللفظ للآخر: "(وبعد التشهد) الأخير (يصلي على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وهي سنة عندنا ويسيء تاركها، وليست بواجبة، وعليه الجمهور خلافا للشافعي "ترجمہ: قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ہمارے نزدیک سنت ہے، اس کا تارک اساءت کا مرتکب ہوگا، نماز میں درود پڑھنا واجب نہیں ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے، بخلاف امام شافعی کے۔ (فتح باب العنایہ، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 267، دار الارقم، بیروت)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے: "نماز میں درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 75، مکتبہ رضویہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: "سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی، بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے، تو مستحقِ ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق، مردود الشہادۃ، مستحقِ نار ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 662، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام مالک کے نزدیک بھی درودِ پاک پڑھنا سنت ہے۔ اس کے متعلق الاشراف علی نکت مسائل، المعونہ علی مذہب عالم المدینہ اور مسائل حرب الکرمانی میں ہے: واللفظ للاول: "مسألة: الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم مسنونة وليست بشرط في صحة الصلاة خلافا للشافعي "ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا سنت ہے، نماز کی صحت کے لئے درود شرط نہیں ہے، بخلاف امام شافعی کے۔ (الاشراف علی نکت مسائل، کتاب الصلاۃ، مسئلۃ الصلاۃ علی النبی، جلد 1، صفحہ 252، دار ابن حزم)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز میں دورد پڑھنے کے واجب نہ ہونے کے متعلق المغنی لابن قدامہ حنبلی، الاقناع، الفروع و تصحیح الفروع اور شرح الزرکشی میں ہے: واللفظ للاول: "قال المروذي: قيل لأبي عبد الله. إن ابن راهويه يقول: لو أن رجلا ترك الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم في التشهد، بطلت صلاته. قال: ما أجتريء أن أقول هذا وهذا يدل على أنه لم يوجبها. "ترجمہ: امام مروذی رحمۃ اللہ

علیہ فرماتے ہیں: ابو عبد اللہ (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) سے کہا گیا کہ ابن راہویہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص تشہد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ترک کر دے، تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، آپ نے فرمایا: میں یہ بات کرنے کی جرات نہیں کر سکتا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے درود پڑھنے کو واجب قرار نہیں دیا۔(المغنی لابن قدامہ، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 388، مطبوعہ مکتبۃ القاھرہ)

درود ابراہیمی پڑھنے کے افضل ہونے کے متعلق رد المحتار، مراقی الفلاح، درر الحکام، النہایہ اور الاقناع میں ہے: واللفظ للاول: ”والمختار في صفتها ما في الكفاية والقنية والمجتبى قال: سئل محمد عن الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال: يقول: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، وهي الموافقة لما في الصحيحين وغيرهما“ ترجمہ: درود کی صفت میں مختار یہ ہے کہ وہی پڑھے جو کفایہ، قنیہ اور مجتبیٰ میں ہے امام محمد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: نمازی یہ درود پڑھے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الخ اور یہی درود صحیحین وغیرہ کتب حدیث کے مطابق ہے۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 512، دار الفکر، بیروت)

سوال کی روایت کی سند سنن ابن ماجہ میں یوں ہے: ”عن عبد المهيمن بن عباس بن سهل بن سعد الساعدي، عن أبيه، عن جده، عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: لا صلاة لمن لا وضوء له۔۔۔ ولا صلاة لمن لا يصلي على النبي“ ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے حضور علیہ السلام پر درود نہ پڑھا اس کی نماز نہیں۔(سنن ابن ماجہ، ج 1، ص 140، دار احیاء الکتب العربیہ)

عبد المہیمن راوی پر جرح:

سنن کبریٰ للبیہقی، التحقیق فی احادیث الخلاف، معرفۃ السنن والآثار اور المستدرک للحاکم میں ہے: واللفظ للاول: ”عبد المهيمن ضعيف لا يحتج برواياته، اسناده ضعيف“ ترجمہ: عبد المہیمن ضعیف ہے اس کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا اور اس روایت کی سند ضعیف ہے۔(سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 619، مطبوعہ مرکز بحر

للبحوث)

الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، المجروحین لابن حبان، الکامل فی ضعفاء الرجال، اسامی الضعفاء، التاریخ الکبیر للبخاری، الضعفاء الصغیر للبخاری اور الضعفاء والمتروکون للنسائی میں ہے: واللفظ للآخر: ”عبد المهيمن بن عباس بن سهل متروک الحديث“ واللفظ للتاریخ الکبیر: ”عبد المهيمن بن عباس منكر الحديث“ ترجمہ: عبد المہیمن بن عباس بن سہل متروک الحدیث ہے اور تاریخ کبیر للبخاری میں ہے: عبد المہیمن بن عباس منکر الحدیث ہے۔ (الضعفاء والمتروکون، ص 70، دار الوعی۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ج 7، ص 162، النشر والتوزیع)

ضعیف حدیث سے احکام میں استدلال نہیں کیا جاسکتا، اس کے متعلق فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی میں ہے: ”ان الضعيف لا يحتج به في العقائد والاحكام“ ترجمہ: بیشک ضعیف حدیثِ پاک کو عقائد اور احکام میں دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ (فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی، جلد 1، صفحہ 351، مطبوعہ مکتبۃ السنہ، مصر)

تیسیر مصطلح الحدیث میں ہے: ”يجوز عند اهل الحديث وغيرهم رواية الاحاديث الضعيفة و التساهل فی اسانيدها من غير بيان ضعفها بخلاف الموضوع فانه لا يجوز روايتها الا مع بيان وضعها بشرطين: ان لا تتعلق بالعقائد، كصفات الله وان لا تتعلق بالاحكام الشرعية مما يتعلق بالحلال والحرام يعنی يجوز روايتها فی مثل المواعظ والترغيب والترهيب والقصص وسما اشبه ذلک“ ترجمہ: محدثین وغیر ہم کے نزدیک ضعیف احادیث کو ان کا ضعف بیان کیے بغیر روایت کرنا اور ان کی اسناد میں تساہل برتنا، دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے، بر خلاف موضوع احادیث کے کہ ان کا موضوع ہونا بیان کیے بغیر بیان کرنا، جائز نہیں، (پہلی شرط) یہ روایت نہ تو عقائد کے متعلق ہو جیسے کہ اللہ پاک کی صفات اور (دوسری شرط) نہ ہی ان احکام شرعیہ کے متعلق ہو کہ جن کا تعلق حلال و حرام سے ہے یعنی وعظ، رغیب و ترہیب اور واقعات و قصص میں اس کو روایت کرنا، جائز ہے۔ (تیسیر مصطلح الحدیث، ص 45-46، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر اس کو صحیح مان بھی لیں، تو یہاں کمال و فضیلت کی نفی ہوگی، نہ کہ اصل نماز کی، جیسا کہ التمہید لابن عبد البر اور بدائع الصنائع میں ہے: واللفظ للاول: ”ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لا صلاة لمن لم يصل فيها على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وهذا قد يحتمل من التأويل ما احتمله قوله لا إيمان لمن لا أمانة له ولا صلاة لجار المسجد إلا في المسجد ونحو هذا مما أريد به الفضل والكمال“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نبی پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں، یہ روایت اسی تاویل کا احتمال

رکھتی ہے جس تاویل کا احتمال یہ حدیث (لا ایمان لمن لا امانۃ لہ اور لا صلاۃ لجار المسجد الا فی المسجد جس میں امانتداری نہیں اس کا ایمان نہیں اور مسجد کے پڑوسی کی مسجد کے سوا نماز نہیں) رکھتی ہے اور اسکی مثل اور احادیث، جن میں فضل و کمال مراد لیا گیا ہے۔ (التمھید لابن عبد البر، باب النون، جلد 16، صفحہ 196، وزارۃ عموم الاوقاف)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم